❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خدام الاحمدیہ
وقت 5-7 منٹ

خلفاء کرام کی خدام الاحمدیہ سے توقعات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران:105)

اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

پیارے خدام بھائیو! بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے جن عظیم الشان تحریکوں کی بنیاد رکھی ان میں سے ایک اہم اور دوررس نتائج کی حامل عظیم الشان تحریک ”مجلس خدام الاحمدیہ“ ہے جس کا قیام سن 1938ء کو عمل میں آیا۔ آپ نے اس مجلس کی بنیاد رکھتے وقت فرمایا تھا کہ

”میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری طرف سے (دشمن کے) ان حملوں کا کیا جواب دیا جائے گا۔ ایک ایک چیز کا اجمالی علم میرے ذہن میں موجود ہے اور اسی کا ایک حصہ خدام الاحمدیہ ہے اور درحقیقت یہ روحانی ٹریننگ اور روحانی تعلیم وتربیت کا زمانہ ہے اور ٹریننگ کا زمانہ خاموشی کا زمانہ ہوتا ہے، لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ کچھ نہیں ہو رہا مگر قوم تربیت پاکر عمل کے میدان میں نکل کھڑی ہوتی ہے تو دنیا انجام دیکھنے لگ جاتی ہے۔“

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 445)

بہر حال آج مجھے اپنی مختصر سی گزارشات میں خدام الاحمدیہ سے خلفاء کرام کی توقعات کو بیان کرنا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بانئ تنظیم نے فرمایا کہ

”میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔“

(الفضل 17/ فروری 1939ء)

اسی طرح ایک اور مقام میں یوں بیان فرمایا کہ

”میں نے متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصول کی حامل نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں اس وقت تک اس سلسلہ کی ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اٹھ سکتا... میں چاہتا ہوں کہ باہر کی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ خدام الاحمدیہ نام کی مجالس قائم کریں خدام الاحمدیہ سے مراد یہی ہے کہ احمدیت کے خادم یہ نام انہیں یہ بات بھی ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ وہ خادم ہیں مخدوم نہیں۔“

(الفضل 10/ اپریل 1938ء)

حضرت مصلح موعودؓ مزید فرماتے ہیں کہ

"اس بات کو مد نظر رکھیں کہ ان کا تعداد پر بھروسہ نہ ہو بلکہ کام کرنا ان کا مقصود ہو...اپنا عملی نمونہ بہتر سے بہتر دکھانا چاہئے...تم سمجھو کہ صرف تم پر ہی اس کام کی ذمہ داری عائد ہے...یہ وہم اپنے دلوں سے نکال دو کہ لوگ تمہارے ساتھ شامل نہیں ہوتے تم اگر نیک کاموں میں سرگرمی سے مشغول ہو جاؤ تو میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ لوگوں پر اس کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع کر سکتا ہے، سورج مغرب کی بجائے مشرق میں ڈوب سکتا ہے مگر ممکن ہی نہیں کہ کسی نیک کام کو جاری کیا جائے اور وہ ضائع ہو جائے یہ ممکن ہی نہیں کہ تم نیک کام کرو اور خدا تمہیں قبولیت نہ دے...اگر تم یہ کام کرو تو گو دنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے مگر خدا تمہارا نام جانے گا اور جس کا نام خدا جانتا ہو اس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل 10/ اپریل 1938ء)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"مجلس خدام الاحمدیہ میں جو بھی شامل ہو۔ وہ یہ اقرار کرے کہ میں آئندہ یہی سمجھوں گا کہ احمدیت کا ستون میں ہوں اور اگر میں ذرا بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں سمجھوں گا کہ احمدیت پر زد آگئی۔"

(مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 31-30)

حضرت بانئ تنظیم نے کیا ہی خوب فرمایا کہ

"ظلم کبھی کسی کو عزت نہیں دے سکتا اس لئے اگر تم اپنے اندر سے ظلم کو نکال دو اور حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں کوئی خفیہ تدبیریں اور منصوبے...نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ سب جھاگ اور جھاگ ہمیشہ مٹ جاتی ہے اور پانی قائم رہتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ۔ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی محبت، نیکی، سچائی، ہمت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ دنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ۔ پھر خواہ دنیا تمہیں سانپ اور بچھو بلکہ پاخانہ اور پیشاب سے بھی بد تر سمجھے تو کامیاب ہوگے اور خواہ کتنی طاقتور حکومتیں تمہیں مٹانا چاہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔"

(مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 43)

سامعین! آپؓ فرماتے ہیں کہ

"میں نے جو خدام الاحمدیہ نام کی ایک مجلس قائم کی ہے اس کے ذریعہ اس روح کو میں نے جماعت میں قائم کرنا چاہا ہے اور اس کے ہر رکن کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ اپنے فوائد کو وہ بالکل بھلا دے اور دوسروں کو نفع پہنچانا اپنی منتہیٰ قرار دے دے...کیونکہ جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جون 1938ء مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 60)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"پس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ آوارگیوں کو خواہ وہ دماغی ہوں یا جسمانی روکیں اور دور کریں۔ کھیلنا آوارگی میں داخل نہیں ... پس ورزش انسان کے کاموں کا حصہ ہے۔ ہاں گلیوں میں بیکار پھرنا، بیکار بیٹھے باتیں کرنا اور بحثیں کرنا آوارگی ہے اور ان کا انسداد خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ اگر تم لوگ دنیا کو واعظ کرتے پھرو لیکن احمدی بچے آوارہ پھرتے رہیں تو تمہاری سب کوششیں رائیگاں جائیں گی...پس تمہارا فرض ہے کہ ان باتوں کو روکو، دکانوں پر بیٹھ کر وقت ضائع کرنے والوں کو منع کرو اور کوئی نہ مانے تو اس کے ماں باپ، استادوں کو اور محلہ کے افسروں (یعنی صدر حلقہ۔ ناقل) کو رپورٹ کرو کہ فلاں شخص آوارہ پھرتا یا فارغ بیٹھ کر وقت ضائع کیا...پس آوارگی کو مٹانا بھی خدام الاحمدیہ کے فرائض میں سے ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ فروری 1939ء مطبوعہ الفضل 11/ مارچ 1939ء)

مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”پس آج سے میں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا فرض مقرر کرتا ہوں کہ وہ قادیان میں اس امر کی نگرانی رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں کوئی دکان کھلی نہ رہے۔ میں اس کے بعد ان لوگوں کو مذہبی مجرم سمجھوں گا جو نماز باجماعت ادا نہیں کریں گے اور انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو قومی مجرم سمجھوں گا کہ انہوں نے نگرانی کا فرض ادا نہیں کیا۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 5/جون 1942ء مطبوعہ الفضل 7/جون 1942ء)

خدام بھائیو! اب مَیں آپ کے سامنے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات رکھتا ہوں۔ آپؒ خدام سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ

”مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ہر ممبر اور اپنی ہر مجلس کو اٹھا کر کم سے کم اس معیار تک لے جائیں جو ان کے ذہن میں ہے۔ اگر جماعت کے نوجوانوں میں 10-20یا30 فیصدی ہی کام کرنے والے ہوں تو ظاہر ہے کہ ہم وہ نتیجہ حاصل نہیں کرسکتے جس کی امید ہم 100 فیصدی کی صورت میں اپنے رب سے رکھتے ہیں... چاہے وہ مرکزی عہدیدار ہیں کہ ان پر ساری مجالس کی نگرانی کی ذمہ داری عائد ہوتی یا علاقائی اور ضلعی عہدیدار ہیں کہ ان پر علاقائی اور ضلعی منصوبوں کو پورا کرنا فرض ہے۔ آپ میں سے کوئی اس وقت تک خوش نہیں ہو سکتا (اگر اس خوشی کے معنی حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے جائیں) جب تک آپ کے ماتحت یا آپ کے علاقہ یا آپ کے ضلع میں ایک مجلس بھی ایسی ہے جو کم سے کم معیار پر نہیں آئی اگر آپ اس بات سے تسلی پکڑ لیں کہ ہم چونکہ نسبتاً اچھا کام کر کے علم انعامی حاصل کر لیتے ہیں اس لئے ہم اچھا کام کرنے والے ہیں تو یہ غلطی ہو گی۔ اگر مثلاً آج میں یہ اعلان کر دوں کہ آئندہ صرف اس قیادت کو علم انعامی دیا جائے گا جس کی ساری مجالس کم سے کم معیار تک پہنچ چکی ہوں تو ایک ضلع بھی علم انعامی کا مستحق قرار نہیں دیا جاسکتا۔ پس اگر نسبتی طور پر اچھا کام کرنے کے نتیجہ میں تم کوئی انعام نظام سے حاصل کرتے ہو تو وہ اس لئے تمہارے لئے حقیقی کا باعث نہیں ہونا چاہئے کہ وہ کام اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ مقام پر نہیں پہنچا۔ غرض جب تک ہم تمام مجالس کو بیدار کر کے اور انہیں کام کی اہمیت بتا کر فعال مجالس نہیں بنا دیتے اس وقت تک ہمیں تسلی اور اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔“

(بحوالہ خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ 29/مئی 1966ء مشعل راہ جلد دوئم صفحہ 4-5)

پھر آپؒ مزید فرماتے ہیں کہ

”میں آج اپنے عزیز بچوں اور بھائیوں کو اس بنیادی حقیقت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ تم اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا کرو اور ان بنیادوں پر ہی خدام الاحمدیہ کے سارے کاموں کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ اگر بنیاد نہ ہو تو پھر آپ ہوائی قلعے تو بنا سکتے ہیں لیکن وہ مضبوط قلعے نہیں بنا سکتے جن کے متعلق بعض دفعہ خدا تعالیٰ یہ اظہار کرتا ہے کہ میرا محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان قلعوں میں پناہ گزین ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس قلعہ میں پناہ گزین ہو سکتے ہیں صرف وہ قلعہ آپ کے دین کی حفاظت کر سکتا ہے صرف وہ قلعہ دشمن کے حملوں سے آپ کے لائے ہوئے اسلام کو بچا سکتا ہے...جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور اللہ کے خوف اور خشیت کی بنیادوں کے اوپر کھڑا کیا جائے جو قلعہ ہوا میں بنایا جائے اس کے نتیجہ میں خیالی پلاؤ پکائے بھی جاسکتے ہیں اور شاید کھائے بھی جاسکیں۔ لیکن خیالی پلاؤ نے نہ آپ کو فائدہ دینا ہے اور نہ دنیا کو فائدہ پہنچانا ہے۔ ان بنیادوں کو مضبوط کرنا ہمارے لئے ضروری ہے... کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور رحم کی نگاہ سے انہیں نہیں دیکھتا اور ان کی صحیح رنگ میں تربیت نہیں کرتا وہ میری فوج کا سپاہی نہیں ہے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 20/اکتوبر 1969ء)

خدام الاحمدیہ کا کام کبھی ختم نہیں ہوتا اس تعلق سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں کہ

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیچھے تین سال میں خدام الاحمدیہ نے خاصی ترقی کی ہے لیکن پہاڑوں کی بلند چوٹیوں کی طرح خدام الاحمدیہ کے لئے کوئی ایک چوٹی مقرر نہیں کہ جہاں جا کر وہ یہ سمجھیں کہ بس اب ہم آخری بلندی پر پہنچ گئے۔ ہمارا کام ختم ہوگیا۔ یہ تو ایسے پہاڑ کی چڑھائی ہے کہ جس کی چوٹی کوئی ہے ہی نہیں۔ کیونکہ یہ وہ پہاڑ ہے جس کے اوپر غرض رب کریم ہے اور انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ غیر محدود ہے اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے اور اسی میں ہماری زندگی اور حیات ہے کہ ہم کسی جگہ پر تھک کر بیٹھ نہ جائیں۔ یا کسی جگہ ٹھہر کر یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے جو حاصل کرنا تھا کر لیا۔ نہیں ہمارے لئے غیر محدود ترقیات اور رفعتیں مقدر کی گئی ہیں اور اگر ہم کوشش کریں اور واقعہ میں اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں اخلاص و ایثار اور محبت ذاتی اپنے لئے محسوس کرے تو وہ ہم پر فضل نازل کرتا چلا جائے گا اور کرتا چلا جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ سے اور زیادہ پیار حاصل کرتا ہے اور اپنے نفس سے وہ اور زیادہ دور اور بے گانہ ہو جاتا ہے۔“

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 214)

پیارے خدام بھائیو! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن کے سالانہ اجتماع 1983ء کے موقع پر خصوصی پیغام بھجوایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ

"آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں لیکن صرف آپ کے الفاظ نہ تو ان کو متاثر کریں گے اور نہ ہی وہ اس طرح سے اپنا طرزِ عمل بدلیں گے ان کو اسلام کی طرف بلانے کے لئے یہ بتانا ہو گا کہ آپ کا طرزِ زندگی ان کے طرزِ زندگی سے بہتر ہے۔ آپ کو انہیں نہ صرف باتوں سے بلکہ اپنے اسلامی طرزِ عمل سے یہ واضح کرنا ہو گا کہ وہ جو صرف خدائے واحد پر یقین رکھتے ہیں اور پھر اسی کو اپنا وجود سونپ دیتے ہیں حقیقت میں وہی نیکی کی زندگی گزار سکتے ہیں اور صرف نیکی کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اندر اسلامی اقدار پیدا کرنے کی توفیق دے اور پھر آپ میں سے ہر ایک اسلام کی سچائی کا ایک زندہ ثبوت بن جائے۔"

(الفضل 23/جون 1982ء)

پھر آپؒ فرماتے ہیں:

"اے احمدی نوجوانو! اٹھو کہ تم سے آج دنیا کی تقدیر وابستہ ہے تم نے حیات بخش نغمے گانے ہیں۔ تم نے خدا کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کر کے زندہ کرنا ہے۔ جاؤ اور پھیل جاؤ دنیا میں، جاؤ فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی، کیونکہ خدا کی یہ تقدیر ہے جو بہر حال پوری ہو گی۔ دنیا میں کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے۔"

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1983ء صفحہ 15)

پھر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کا عہد اور اس کے جو تقاضے ہیں اس بارے میں فرماتے ہیں کہ

"صرف نظریات میں بسنے والے جذبات نہیں ہونے چاہئیں بلکہ تمام عہدیداران کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہر احمدی کے قربانی کے معیار کو بلند کیا جائے اور جب اس کا دل کسی تقاضے سے گھبرائے تو اس کو کچوکا (یعنی جھٹکا، نوکدار چیز سے گھونپنا۔ ناقل) دیا کریں۔ ان کو جگایا کریں اس سے پوچھا کریں کہ تم یہ جو باتیں کرتے ہو کہ ہم یہ کریں گے وہ کریں گے اور ہر دفعہ عہد دہراتے ہوئے کہتے ہو کہ میں جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا تو کیا یہ دم وہ دم نہیں ہے جس کے تم نے وعدے کئے تھے۔ کیا یہ عزت وہ عزت نہیں ہے۔ کیا یہ مال وہ مال نہیں ہے جسے قربان کرنے کے لئے تم نے عہد کیا تھا؟

حقیقت یہ ہے کہ عزتوں کی قربانی میں بھی معیار بہت کمزور ہے کیونکہ بہت باتوں پر لوگ بڑی جلدی سیخ پا (یعنی مشتعل، ناراض۔ ناقل) ہو کر شکایتیں بھیجتے رہتے ہیں کہ یوں ہماری عزت میں فرق پڑ گیا۔ فلاں نے اس طرح سے سلوک کیا۔ فلاں نے یوں کیا۔ حالانکہ زندگی کی یہ ساری باتیں ہمارے عہد کے اندر داخل ہیں۔ یہ باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اگر کسی عہدیدار کی غلطی سے کسی کی بظاہر بے عزتی بھی ہو جائے تب بھی جس نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ میرا رہا ہی کچھ نہیں سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان ہے۔ شکایت تو بعد میں کر دے تاکہ زیادتی کرنے والے کی اصلاح ہو جائے لیکن اپنا صدمہ اس کو نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ جس کے دل میں سچا ایمان اور خلوص ہوتا ہے وہ بہر حال اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ جتنا میں کسی کی غلطی سے گرایا گیا ہوں اتنا اللہ کی نظر میں اٹھایا گیا ہوں اور خدا کی نظر میں میرا مرتبہ بڑھ چکا ہے۔ یہ ہے وہ حقیقت حال جس کے ساتھ خدام کو زندہ رہنا چاہئے۔"

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 221)

حضرات! اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی و راہنمائی میں مجلس خدام الاحمدیہ اپنے ترقی اور عروج کے ایک نئے دور میں داخل ہو چکی ہے اور ہر طلوع ہونے والی صبح ہمارے لئے بلندیوں اور رفعتوں کی پیامبر بن کر آ رہی ہے۔ الحمد للہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"اپنے بھائیوں کی پردہ پوشی کرو، ان کی غلطی کو پکڑ کر اس کا اعلان نہ کرتے پھرو۔ پتہ نہیں تم میں کتنی کمزوریاں ہیں اور عیب ہیں۔ جن کا حساب روز آخر دینا ہو گا۔ تو اگر اس دنیا میں تم نے اپنے بھائیوں کی عیب پوشی کی ہو گی۔ ان کی غلطیوں کو دیکھ کر اس کا چرچا کرنے کی بجائے اس کا ہمدرد بن کر اس کو سمجھانے کی کوشش کی ہو گی تو اللہ تعالیٰ تم سے بھی پردہ پوشی کا سلوک کرے گا۔ تو یہ حقوق العباد ہیں جن کو تم کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 61)

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کو ذاتی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ

”احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ معاشرے کے بُرے اثرات سے بچیں اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔ تعلیمی میدان میں مقام پیدا کریں، اچھا سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر اور ماہر زراعت احمدی نوجوانوں سے ملنا چاہئے۔ سخت محنت کی عادت ڈالیں، سستیاں ترک کر دیں، جہاں بھی کام کریں اس روح سے کام کریں تو کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ نظام جماعت سے وفادار رہیں، اپنے عہد کے مطابق جان و مال اور وقت کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔“

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 161)

احمدی نواجوانوں کو مخاطب کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

”ہماری جماعت کو نیکی، تقویٰ، عبادت گزاری، دیانت، راستی یعنی سچ اور عدل و انصاف میں ایسی ترقی کرنی چاہئے کہ نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی اس کا اعتراف کریں...اس غرض کو پورا کرنے کے لئے میں نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تحریکات جاری کی ہیں اور ان سب کا مقصد یا کام یہ ہے کہ نہ صرف اپنی ذات میں نیکی قائم کریں بلکہ دوسروں میں بھی نیکی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور جب تک حتمی طور پر جبر و ظلم تعدی یعنی حد سے بڑھا ہوا ظلم، بد دیانتی، جھوٹ وغیرہ کو نہ مٹا دیا جائے اور جب تک ہر امیر، غریب اور چھوٹا اور بڑا اس ذمہ داری کو محسوس نہ کرے کہ اس کا کام یہی نہیں کہ خود عدل و انصاف قائم کرے بلکہ یہ بھی ہے کہ دوسروں سے بھی کروائے خواہ وہ افسر ہی کیوں نہ ہو۔ ہماری جماعت اپنوں اور دوسروں کے سامنے کوئی اچھا نمونہ نہیں قائم کر سکتی اگر آپ یہ باتیں نہیں کر رہے تو۔ تو یہ باتیں ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ کے ذہن میں تھیں کہ اگر جماعت نے ترقی کرنی ہے اگر اس مقصد کو پورا کرنا ہے جس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے تو ہمیں اپنے نوجوانوں میں تبدیلی پیدا کرنی ہو گی۔ نوجوانوں کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی ہو گی۔ اپنے بچوں میں تبدیلی کرنی ہو گی اور بچوں کو اپنے اندر تبدیلی کرنی ہو گی۔ اپنے بوڑھوں میں تبدیلی پیدا کرنی ہو گی اور عورتوں میں تبدیلی پیدا کرنی ہو گی۔ تبھی ہم اس دعویٰ میں سچے ہو سکتے ہیں کہ ہم دنیا سے ظلم بھی ختم کریں گے اور جبر بھی ختم کریں گے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رشتے داروں سے حسن سلوک بھی کریں گے جب اس نہج پر سوچیں گے۔ ماں باپ کے حقوق بھی ادا کریں گے اور یوں بچوں کے حقوق بھی ادا کریں گے، ماتحت کا حق بھی ادا کریں گے اور افسر کا حق بھی ادا کریں گے۔“

(بحوالہ مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 105-106)

سامعین! حضور ایدہ اللہ نے نیشنل اجتماع وقف نو ملائشیا 2024ء میں اپنے پیغام میں فرمایا

”کسی بھی قوم اور مذہب کی ترقی اور بھلائی کے لئے یہ بات سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ اس کے نوجوان اعلیٰ اخلاق کے حامل ہوں اور تعلیم یافتہ ہوں۔ تاہم آج کی دنیا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی طرح اخلاقی الجھنوں اور روحانی تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ایسے میں یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ امن اور راستبازی کی راہ کو روشن کرنے کے لئے آپ روشنی کی کرن ثابت ہوں“

(الفضل انٹر نیشنل 19 جولائی 2024ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم جملہ عہدیداران کو خلفاء کرام کے منشاء مبارک کے عین مطابق خدمت بجالانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو
گامزن ہو گے رہِ صدق و صفا پر گر تم
کوئی مشکل نہ رہے گی جو سرانجام نہ ہو

(اِس تقریر کی تیاری میں مکرم ریحان احمد شیخ صاحب آف قادیان کے ایک مضمون مطبوعہ المشکوٰۃ سے مدد لی گئی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)